بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۶ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ — ۲۱ تبوک ۱۳۳۵ ہش — ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کمیونسٹ چین میں عام لام بندی کے احکام جاری کر دیئے گئے

سارے بحری اور ہوائی جہازوں پر حکومت نے قبضہ کر لیا

تائپیہ ۲۰ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چینی کمیونسٹوں نے ملک بھر میں عام لام بندی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اب تک جو رضاکار منظم کئے گئے ہیں اور جنہیں ہر طرح کی فوجی تربیت دی جا رہی ہے ان کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہونچ چکی ہے۔ کمیونسٹ حکومت نے تمام بحری جہازوں، کشتیوں اور ہوائی جہازوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

ادھر چینی نیشنلسٹوں نے دعوے کیا ہے۔ کہ انہوں نے کمیونسٹ چین کے پانچ روسی ساخت کے لڑاکا بمبار تباہ کر دیئے ہیں۔ اور ایک اور کو تین لاکھ کے قریب نقصان پہونچایا۔ کمیونسٹ چینیوں نے دعوے کیا ہے۔ کہ انہوں نے صوبہ فوکین پر پرواز اور حملے کرنے والے نیشنلسٹ بمباروں میں سے ایک کو تباہ کر دیا۔ اور ایک کو نقصان پہونچایا۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ اس علاقے میں کل ۱۱۰ نیشنلسٹ بمباروں نے کارروائی کی تھی۔ دونوں میں سے کسی فریق نے یہ نہیں بتایا کہ ان کارروائیوں میں کل کتنے آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے۔ فارموسا کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل دوپہر سے سہ پہر تک کمیونسٹ توپ خانہ کی طرف سے قریب ساحلی جزیرہ ... پر دو ہزار ساڑھے پانچ سو گولے برسائے گئے۔ کمیونسٹوں کی گولہ باری سے ایک نیشنلسٹ بحری جہاز کو سخت نقصان ہوا۔ اس وقت کوئی امریکی جنگی جہاز سامنے موجود نہیں تھا۔ بعد میں نیشنلسٹوں کے ٹینک اتارنے والے دو ایسے بحری جہاز کیموئے کے ساحل تک بخیریت پہونچنے میں کامیاب ہو گئے۔ جن کی حفاظت کے لئے امریکی اور نیشنلسٹ جنگی جہاز ساتھ تھے۔ سرکاری حلقوں کا اندازہ ہے۔ کہ ۴۸ گھنٹوں کے وقفہ میں ۱۲۰ ٹن سامان رسد اور گولہ بارود بحری جہازوں سے اور بیس ٹن سے زائد ایسا سامان ہوائی جہازوں سے کیموئے پہونچ چکا ہے۔

قاہرہ میں آزاد الجزائری حکومت کے قیام کا اعلان

قاہرہ ۲۰ ستمبر۔ الجزائر کی تحریک آزادی کے لیڈر مسٹر فرحت عباس نے آزاد الجزائری حکومت کے قیام کا باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔ اور پاکستان اور دیگر بہت سے ممالک نے اس حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ قاہرہ کے سیاسی حلقوں نے بتایا ہے کہ آزاد الجزائری حکومت کی تشکیل کا مقصد دراصل یہ ہے کہ فرانس کے وزیر اعظم جنرل چارلس ڈیگال نے آئینی اصلاحات کے سوال پر عام رائے شماری کا جو پروگرام بنا رکھا ہے۔ اس کے خلاف جوابی کارروائی کی جائے۔ جنرل ڈیگال کا مجوزہ استصواب دس دن تک ہونے والا ہے۔ ان حلقوں نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ الجزائری باشندے اب اس مطلب کی مہم چلائیں گے۔ کہ نئی آزاد الجزائری حکومت کو دنیا بھر میں تسلیم کر لیا جائے۔

شاہ جمال کالونی کی اراضی

لاہور ۲۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں کہا گیا ہے کہ بعض اخبارات نے شاہ جمال کالونی لاہور میں اراضی کے حصول اور استثنیٰ سے متعلق جو تبصرے شائع کئے ہیں وہ غیر مصدقہ اور قبل از وقت ہیں۔

پس ماندہ علاقوں کی ترقی کا منصوبہ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۰ ستمبر۔ صوبائی وزیر مواصلات خان سعد اللہ خان نے کہا ہے کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے ایک وسیع پروگرام پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ جس پر کروڑوں روپے خرچ ہوں گے۔ ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے اس سلسلہ میں گومل کی آبپاشی کی سکیم اور کالا باغ نہر کے دائیں کنارے کی سکیم کا ذکر کیا جن پر مجموعی طور پر ۱۱ کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے ساڑھے چار لاکھ ایکڑ بنجر زمین سیراب ہو جائے گی۔

مقبوضہ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے ساتویں قائمقام صدر بھی گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ سرینگر کی اطلاع کے مطابق کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے قائمقام صدر آغا سید احمد علی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ اس پارٹی کے ساتویں قائمقام صدر ہیں جنہیں گرفتار کیا جا چکا ہے۔ انہیں گندربل میں ان کی اقامت گاہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ انہیں اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ملک فیروز خاں نون وزیر اعظم پاکستان کے نام اس وقت ایک یادداشت بھیجی تھی، جب وہ پنڈت نہرو سے بات چیت کرنے کے لئے دہلی گئے تھے۔ اس یادداشت میں انہوں نے مقبوضہ کشمیر کے عام حالات پر روشنی ڈالی تھی۔ گندربل اور اس کے نواحی مقامات کے عوام نے ان کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہڑتال کی۔ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے حلقوں کو اندیشہ ہے کہ دو ایک دن تک مزید گرفتاریاں ہوں گی۔ تاکہ پولیٹیکل کانفرنس کے کارکن کنونشن منعقد نہ کر سکیں۔

ری پبلکن پارٹی کی کنونشن

لاہور ۲۰ ستمبر۔ پاکستان ری پبلکن پارٹی کی نیشنل کنونشن کی استقبالیہ کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پارٹی کی کنونشن دیو سماج روڈ پر ری پبلکن ہاؤس میں منعقد کی جائے۔ کنونشن ۲۸-۲۹ ستمبر کو ہوگی اور اس کی صدارت وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون کریں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ ستمبر

ایماندار قیادت

ایک دینی کہلانے والی جماعت کے ترجمان اخبار کی ایک تازہ اشاعت میں پروفیسر غلام اعظم صاحب کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار صاحب فرماتے ہیں:

"ایک زمانہ وہ تھا جب تبدیلی قیادت کے لئے تلوار پر بھروسہ کیا جاتا تھا۔ آج کے دور میں غیر جمہوری ممالک میں گولی کے ذریعہ یہ مقصد حاصل کیا جا رہا ہے۔ لیکن جمہوری ممالک میں بیلٹ (ووٹ) نے گولی کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ ووٹ کے ذریعہ عوام ہر قسم کی قیادت میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ جس ووٹ کے بل پر مسلم عوام نے اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی غرض سے پاکستان حاصل کیا ہے۔ اسی ووٹ کی وساطت سے وہ یہاں اللہ کی حکومت قائم کر سکتے ہیں۔

لیکن اس معاملہ میں اہم ترین سوال صالح قابل اور ایماندار قیادت کی تشکیل ہے اگر ایماندار متقی قابل اور صاحب علم لوگوں کی ایک ٹیم (Team) منظم نہیں کی جاتی۔ تو عوام کے ووٹ چند فرعونوں کو قیادت کی گدی سے اتار کر دوسرے چند فرعونوں کو مسند قیادت پر بٹھاتے رہیں گے ووٹ کی طاقت سے کبھی بھی صالح اور اہل تر قیادت کا قیام ممکن نہیں ہوگا۔ اگر ایسی قیادت کی تشکیل ممکن ہو، جو اسلامی نظام قائم کرنے کی قوت و اہلیت رکھتی ہو۔ پھر اس مسئلہ پر عوام کے ووٹ فاسق قیادت کو جڑ سے اکھاڑ کر صالح قیادت برسر اقتدار لا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس مرحلہ پر صالح قیادت کی تشکیل ہی اہم ترین مسئلہ ہے۔" (روزنامہ تسنیم لاہور ۱۵ ستمبر)

اس عبارت میں مضمون نگار نے تسلیم کیا ہے کہ آج ایک جمہوری ملک میں قیادت کو بدلنے کے لئے تلوار ضروری نہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ملک میں برسر اقتدار لوگ صالح قابل اور ایماندار ہونے چاہئیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک جمہوری ملک میں ایسی قیادت بھی ووٹوں کے ذریعہ ہی برسر اقتدار لا سکتے ہیں۔ یہ بات بھی صحیح ہے کہ صالح وغیرہ قیادت کی تشکیل اہم ترین مسئلہ ہے۔ لیکن مضمون نگار اس مرحلہ پر پہنچ کر جس بات کو فراموش کر گیا ہے وہ یہ ہے کہ در اصل ایسی قیادت اسلامی اخلاق کی بنیادوں پر قائم کرنا چاہتا ہے۔

اگر مضمون نگار کے ذہن میں یہ بات مستحضر ہوتی۔ اور ساتھ ہی وہ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر پر نظر ڈالتا۔ تو وہ ہرگز اس نتیجہ پر سوچنے کا آغاز نہ کرتا کہ یہاں ایک ایماندار متقی قابل اور صاحب علم لوگوں کی ایک ٹیم (Team) منظم کی جانی ضروری ہے جو فاسقانہ قیادت کو ہٹا کر ان کی جگہ لے لے۔

سوال کا مشکل ترین پہلو جس پر مضمون نگار نے غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی یہ ہے کہ ایماندار متقی۔ قابل صاحب علم لوگوں کے جانچنے کا معیار کیا ہے۔ ٹھوس مثال لیجئے۔ ایک شخص جو بریلویوں کے نزدیک۔ ایماندار متقی قابل صاحب علم ہے۔ کیا وہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی ان اوصاف کا حامل ہے؟ بہت سے مسائل ہیں جن کو بریلوی اسلام کی روح سمجھتے ہیں۔ لیکن دیوبندی ان کو خالص شرک قرار دیتے ہیں۔ پھر ایک شیعہ کے نزدیک جو شخص ایک مجتہد کا درجہ رکھتا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک وہ کافر مرتد واجب القتل ہے ؎

کون ساقی کون بادہ نوش ہے
کون بتلائے یہ کس کو ہوش ہے

دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے کہ جس منظم (Team) کا تصور ذاتی مضمون نگار کے ذہن میں ہے اس میں شمولیت کا معیار کیا ہوگا۔ اور وہ معیار کون مقرر کرے گا؟

ہم مضمون نگار سے سیدھا سوال پوچھتے ہیں۔ ساری دنیا کے مسلمانوں نے اس امر کی شہادت دی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں نہایت صالح نیک عالم۔ قابل۔ ایماندار اور متقی انسان ہیں ان کی زندگی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ کیا ایسی ٹیم (Team) میں انہیں شامل کیا جائے گا؟

ہمیں کامل یقین ہے کہ مضمون نگار صاحب پکار اٹھیں گے نہیں ہرگز نہیں سوال ہے کیوں نہیں؟ اس کا جواب دیا جائے گا کہ "ان کا عقیدہ"

اگر یہ جواب ہے اور یقیناً "قادیانی مسئلہ" جیسا کہ مودودی صاحب کا بر خود غلط رسالہ پڑھنے والے اس کے سوا اور کوئی جواب دے ہی نہیں سکتے۔ تو سوال یہ ہے کہ ایک بریلوی کو جو دیوبندیوں کو "ختم نبوت" کے مسئلہ ہی میں کافر مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔ اور دیوبندی بریلویوں کو قبر پرستی اور پیر پرستی کی بنا پر مشرک کافر مرتد اور واجب القتل کہتے ہیں۔ اپنے ان متضاد عقائد کی بنا پر اس (Team) میں کیوں شامل کئے جائیں گے۔

صاحب۔ صبر سے کام لیجئے دھاندلی نہ چاہیئے غور کیجئے یہ جواب کہ یہ اختلافات فرعی ہیں سخت فریب دہی اور سخت فریب خوردگی ہے حقیقت سے آنکھیں بند نہ کیجئے۔ حاصل کلام اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ آپ کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ خواہ وہ کتنا ایماندار کتنا ہی قابل۔ کتنا ہی صالح کتنا ہی صاحب علم کیوں نہ ہو۔ وہ اس منظم (Team) میں قطعاً شامل نہیں ہو سکتا۔

اس لئے معیار قطعاً ایمانداری قابلیت صالحیت اور علمیت نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی معیار صرف ہم عقیدگی ہے۔ اور قابلیت وغیرہ محض ڈھونگ ہے فریب ہے دھوکا ہے جو بیچارے عوام کو دیا جا رہا ہے اور یاد رکھئے کہ یہ لوگ جو آپ کے ہم عقیدہ نہیں۔ وہ اگر آپ کی منظم (Team) ہو شامل نہ بھی ہوں صرف آپ سے اتحاد کرتے ہیں۔ تو یہ اتحاد یا در ہوا ہے جس کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں۔ صابن کا بلبلہ ہے جو ہوا کی ذرا سی ٹھیس سے اس طرح ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ کہ اس کے ذرے بھی نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں تجربہ سے سبق حاصل کیجئے۔ ایسے اتحادات آپ ماضی میں بڑی دھوم دھام سے کئی بار کر چکے ہیں۔ ان کے جو نتائج برآمد ہوئے وہ آپ لوگ بھی اور عوام بھی جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر دینی جماعت اپنی اپنی (Team) جدا بنا رہی ہے۔ یقین رکھئے کہ ایسی ٹیموں کا اتحاد قیامت تک کبھی قائم نہیں ہو سکتا۔ یورپ کی ازمنہ وسطیٰ کی تاریخ پڑھیئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ذہن میں صالحیت۔ قابلیت اور ایمانداری کا کوئی معیار سوائے عقیدہ کی یکجہتی کے اور آ ہی نہیں سکتا۔ جو شخص آپ کا اصول اور فرع میں ہم عقیدہ نہ ہو۔ وہ آپ کی نظر میں کبھی صالح قرار ہی نہیں پا سکتا خواہ وہ آسمان کا فرشتہ ہی کیوں نہ ہو۔ ہر مینڈک اپنے کنوئیں میں آسودہ ہے۔ جو تنگ نظرانہ تفسیر اسلام اس نے اختیار کر لی ہے۔ وہ اس سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ اور ایک فرقہ کے خلاف اتحاد محض چوروں کی منڈلی سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کچے دھاگے سے سرکار کے بندھ آنے کا اصول عشق بازی میں تو شاید چل سکتا ہے سیاست میں نہیں چل سکتا۔ خاصکر جب دین کو سیاست کا کھلونا بنانے کی کوشش کی جائے۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ صالح۔ قابل۔ ایماندار اور صاحبان علم لوگوں کی قیادت نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں برسر اقتدار آئے۔ یہ خواہش صرف ایک مسلمان کی ہی نہیں بلکہ ہر نیک انسان کی خواہش یہی ہے۔ کہ اس کے ملک کی باگ ڈور۔ نیک صالح۔ دیانتدار۔ ایماندار۔ قابل صاحبان علم لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ مگر ایسی قیادت کوئی پارٹی خواہ وہ کتنی ہی اپنے آپ کو صالح ظاہر کرے۔ کسی ملک میں خاصکر اسلامی ممالک میں آج مصنوعی طریقوں سے برسر اقتدار نہیں آ سکتی۔

ایسی قیادت اعلیٰ عوامی ذہنیت ہی پیدا کر سکتی ہے۔ پھر کوئی سیاسی پارٹی خواہ وہ بظاہر آسمان کے فرشتوں پر ہی مشتمل کیوں نہ ہو۔ یہ دعوے نہیں کر سکتی کہ جو منظم ٹیم اس نے کھڑی کی ہے۔ وہ ملک و قوم کو ایسی قیادت سے سرفراز کر دیگی اسلام کے نام پر ایسی پارٹی بنانا ایک عظیم فتنہ ہے۔ خواہ وہ اس کو سمجھتی ہو یا نہ سمجھتی ہو۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا اپنے مونہہ سے آپ عہدہ طلب کرنا جو اسلام میں ناجائز ہے۔ جو شخص اپنی صالحیت کے نام پر انتخابات میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اس کو ووٹ دیتے ہیں وہ اسلام کی الف بے تے بھی نہیں جانتے۔ وہ محض اقتدار کے بھوکے ہیں اور اگر وہ جان بوجھ کر دھوکا نہیں دے رہے تو خود فریبی میں مبتلا ہیں جو سیاسی پارٹی اسلام کے نام پر یہ دعوے لیکر نکلتی ہے کہ ہم صالحین کی (Team) ہیں ہمیں برسر اقتدار لاؤ۔ اس پارٹی کا ایک بھی فرد ایسا نہیں ہے جس کو خود اس کے اپنے کنبے کا انتظام سونپا جائے۔

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نویں کامیاب سالانہ کانفرنس

حضرت اقدس کا روح پرور پیغام

خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع، جماعت کی ترقی کیلئے اہم تجاویز

کامیاب تبلیغی جلسہ، لٹریچر کی تقسیم

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ اسلام انڈونیشیا۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

دوسرے روز ۱۹ جولائی کا پہلا اجلاس

ساڑھے سات بجے صبح تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ جناب راڈن ہدایت صاحب نے جناب شریف صاحب کے سپرد جلسے کی صدارت کا کام کیا۔ جناب شریف صاحب نے مختصر تقریر کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی کہ وہ جماعتوں کی حاضری لیں۔ اس موقعہ پر ۴۲ جماعتوں (برانچوں) میں سے ۲۲ حاضر ہو سکیں۔ جاوا کی جماعتیں میں سے صرف ایک جماعت غیر حاضر تھی۔ جاوا سے باہر کی جماعتوں میں سے صرف جنوبی سماٹرا کی جماعت شامل ہو سکی۔ وسطی اور شمالی سماٹرا اور سیلبس کی جماعتیں ملک کے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر شامل نہ ہو سکیں اس کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب یعنی جناب آڈنگ حمید صاحب نے جماعت کے گذشتہ سال کے کام کی رپورٹ پیش کی۔ اس وقت صرف چیدہ چیدہ امور کا ذکر کرتا ہوں،

۱۔ گذشتہ سال مغربی جاوا میں ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس جماعت کے افراد کی تعداد ۳۲ ہے۔

۲۔ گذشتہ ڈیڑھ سال میں یعنی ۱۹۵۷ء سے لے کر جون ۱۹۵۸ء تک جماعت کی تعداد میں تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد کا اضافہ ہوا۔ فالحمد للہ۔

۳۔ ملک کے موجودہ حالات کی وجہ سے تبلیغ کا کام کما حقہ نہ کیا جا سکا۔ لیکن پھر بھی مغربی جاوا کی بعض جماعتوں نے خوب تن دہی اور جوش سے کام کیا۔ اسی طرح وسطی جاوا میں بھی خدا کے فضل سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا اور ایک نئی جگہ بعض افراد نے بیعت کی اسی طرح باجرماسین (بورنیو) میں بھی کچھ بیعتیں ہوئیں۔

۴۔ تعلیم و تربیت

جماعت کے افراد کے لئے تعلیم و تربیت کا سوال نہایت ہی اہم ہے کیونکہ ہماری جماعتیں مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور بعض جگہ ایک شہر میں رہنے والے احباب ایک دوسرے سے کافی دور فاصلے پر سکونت رکھتے ہیں۔ اسی طرح تعلیم حاصل کرنے والے ایک ہی قابلیت کے نہیں ہوتے اور پھر تعلیم دینے والوں کی تعداد بھی کچھ زیادہ نہیں اور مبلغین کی تعداد بھی تھوڑی ہے۔ اس لئے اس سوال کو حل کرنا آسان کام نہیں۔ پچھلے سال سے تعلیم و تربیت کی ایک سب کمیٹی کام کر رہی ہے۔

۵۔ رسالہ سینر اسلام

خدا کے فضل سے رسالہ باقاعدہ جاری رہا۔ ہمارا رسالہ غیروں میں بھی مقبول ہو رہا ہے۔

۶۔ پریذیڈنٹ سوکارنو اور جناب ڈاکٹر محمد حتیٰ صاحب اور دیگر کئی لیڈروں کو انڈونیشین و انگریزی لٹریچر دیا گیا۔ ملایا کی آزادی کے موقعہ پر جماعت کی طرف سے سلامتی و مبارکباد کا تار دیا گیا۔ وزیر اعظم صاحب نے جس کے شکریہ میں بذریعہ تار شکریہ ادا کیا

اسی طرح پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب امسال جب شروع سال میں پاکستان تشریف لے گئے تو وہاں مکرم شاہ محمد صاحب و مکرم ملک عزیز احمد صاحب نے انڈونیشین سٹوڈنٹس مقیم ربوہ کی معیت میں ان سے لاہور میں ملاقات کی اور سارے قافلہ کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔

۸۔ تحریک جدید چندہ عام و چندہ وصیت

حال ہی میں جماعت نے ایک ایسا اقدام کیا ہے جس کی وجہ سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ چندوں کی مقدار نمایاں طور پر بڑھ جائے گی۔ تمام جماعتوں کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ تمام احمدی افراد کے مالی کوائف لکھ کر جلد بھیجیں ان شاء اللہ تعالیٰ ان کوائف کی وجہ سے چندہ کی تشخص میں آسانی ہو جائے گی۔ بعض افراد نے مسجد ہمبرگ اور بعض دوسرے طوعی چندوں میں بھی حصہ لیا۔

۹۔ ملکی بغاوت کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کا طرز عمل

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اس ملک کے سیاسی حالات دو تین سال سے سخت مخدوش چلے آتے ہیں ان حالات نے ۱۹۵۸ء کے آغاز میں باقاعدہ بغاوت کی صورت اختیار کر لی اس موقعہ پر عہدیداران مرکزیہ و رئیس التبلیغ مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب کی طرف سے جماعتوں کو سرکلر بھیجا گیا۔ کہ ہماری جماعت اس عقیدہ پر قائم ہے کہ حکومت وقت کی اطاعت کی جائے۔

۱۰۔ حضور کی خدمت میں جماعت کی درخواست

مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب کی پاکستان کو روانگی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے حضور کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ حضور سرزمین انڈونیشیا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت دیں۔ ابھی تک ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کی وجہ سے اس بارے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ احباب دعا کریں کہ خدا وہ دن جلد لائے کہ وہ وجود جس کے متعلق الہام الٰہی نے خبر دی تھی۔ کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ سرزمین انڈونیشیا کو بھی برکت دے سکے ابھی یہ رپورٹ پڑھی ہی جا رہی تھی۔ کہ حضرت اقدس امیر المومنین کی طرف سے جلسہ کیلئے بذریعہ تار پیغام موصول ہوا۔ تار کے ملنے پر اجلاس کو دس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ تا اس عرصہ میں تار کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا جا سکے۔ تار کا ترجمہ مکمل ہونے پر اجلاس دوبارہ شروع ہوا اور مکرم جناب شاہ صاحب نے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پیغام سنتے وقت جماعت پر رقت کا عالم طاری تھا۔ پیغام کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مری ۱۶ جولائی ۱۹۵۸ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں انڈونیشیا کے احمدی مردوں۔ اور عورتوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوا خدا تعالیٰ سے حضور انکی کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت نے اپنی تبلیغی ذمہ داری کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔ ورنہ اس وقت تک جماعت کے افراد کی تعداد دس لاکھ سے متجاوز ہو چکی ہوتی۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے طریقہ کار میں اصلاح کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ اور مخلوق کے سچے خادم ثابت کریں گے۔ خدا تعالیٰ آپکے ملک کو برکت دے اور اس کی ہمیشہ صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتا رہے۔

خلیفۃ المسیح الثانی

اس سے قبل حضور کے متعدد پیغامات پڑھ کر سنائے جاتے رہے ہیں لیکن یہ پیغام باوجود مختصر ہونے کے بہت ہی مؤثر ثابت ہوا ہر احباب پر رقت کا عالم طاری تھا۔ پیغام پڑھنے کے بعد مکرم جناب شاہ صاحب نے کہا کہ یہ مختصر پیغام اپنی

تلقین آپ ہے۔ میں صرف یہی کہتا ہوں کہ اللہ کا نام لے کر حضور کے پیغام کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے عملی جدوجہد شروع کر دیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ پیغام Tape Recorder کے ذریعے سے ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح پہلے روز حضور کے جو سابقہ پیغام پڑھ کر سنائے گئے۔ وہ بھی ریکارڈ کئے گئے۔ پیغام پڑھا جانے کے بعد جماعت کے نمائندگان کو موقعہ دیا گیا۔ کہ وہ رپورٹ کے سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اس پر مختلف جماعتوں کے احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور یہ خواہش ظاہر کی کہ عہدے داران اپنے کام کو اور زیادہ تیز کر دیں۔ جو فیصلہ جات ہو چکے ہیں۔ ان پر عملدرآمد کریں۔ کمزور جماعتوں کی سستی کی وجوہ معلوم کر کے انہیں چست کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد راڈن ہدایت صاحب نے عہدے داران اعلیٰ مرکزیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت کے سامنے چند اہم تجاویز رکھیں قیمتی نصائح فرمائیں

مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ کی بچی کی وفات

ابھی جناب ہدایت صاحب تقریر ہی کر رہے تھے کہ ناگہانی طور پر یہ اطلاع ملی کہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب کی سب سے چھوٹی بچی بعارضہ نمونیہ وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم راڈن صاحب کی تقریر کے بعد بجٹ پر بحث ہوئی۔ اور آمد کو بڑھانے کے لئے بعض فیصلے کئے گئے۔ . . . . اگر ان فیصلوں پر کامیابی سے عملدرآمد ہوا۔ تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ چندے کی رفتار پہلے سے بڑھ جائے گی۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جن جماعتوں میں مبلغین کام کرتے ہیں۔ ان کی چندہ کی اور عام دینی حالت ایسی جماعتوں سے کہیں بہتر ہے۔ جہاں مبلغ نہیں ہیں۔ ساری جماعتوں کے لئے مبلغ مہیا کرنا ناممکن امر ہے۔ اس لئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جماعت میں ایسے مخلص اور اعتماد سے کام کرنے والے لوگ عطا کرے۔ جو جماعتوں کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔ آمین

یہ اجلاس قریباً ساڑھے بارہ بجے نمازوں اور طعام کے لئے برخاست ہوا

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس

یہ اجلاس تقریباً تین بجے تلاوت قرآن کریم کے بعد۔ جناب راڈن سوجادی صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ سب سے پہلے احباب جماعت کو تجاویز پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ کئی مفید تجویزیں پاس کی گئیں۔ اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ آئندہ کانفرنس کس جگہ منعقد کی جائے۔ اور وسطی جکارتا کا شہر زبردست اہمیت کا حامل ہے۔ اس جگہ محمدیہ پارٹی کا مرکز ہے۔ عیسائی مشنوں کا مرکز بھی اسی شہر میں ہے۔ جنگ آزادی کے زمانے میں یہی شہر حکومت کا مرکز رہا ہے۔ ثقافتی لحاظ سے بھی یہ بجا طور پر انڈونیشیا کا مرکز ہے۔ پھر کچھ عرصے سے یہ جگہ کمیونزم اور مادیت کا مرکز بھی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر جب یہ تجویز پیش کی گئی کہ آئندہ کانفرنس جکارتا میں ہو۔ تو قریباً تمام حاضرین نے اس کی تائید کی۔ اس وقت وسطی جاوا کے ایک نو احمدی نوجوان یاسین الصاوی اپنے خوشی کے جذبات کو دبا نہ سکے۔ اور بے اختیار نعرہ لگایا انڈونیشیا میں عام طور پر جلسوں میں نعرۂ تکبیر کا رواج نہیں۔ اس نوجوان کا یہ نعرہ اس کے خاص جوش اور اخلاص کا مظہر تھا۔ اس کے بعد جلسہ نماز مغرب اور عشاء اور طعام کے لئے ملتوی ہو گیا

دوسرے روز کا تیسرا اور آخری اجلاس

آٹھ بجے شب اس روز کا آخری اجلاس زیر صدارت مکرم جناب حسن احیاء برمانی Ayah Hasan Barmani شروع ہوا۔ رات کا یہ جلسہ روحانی تربیت کے لئے تھا۔ سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی امام الدین صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر کی۔ پہلے آپ نے قادیان کی ابتدائی حالت کا نقشہ کھینچا۔ اور اس سلسلے میں بعض دلچسپ واقعات سنائے۔ لیکن جب مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض واقعات بیان کئے۔ تو سامعین پر وجد کا عالم طاری ہو گیا۔ مولوی صاحب نے یہ حالات نہایت مؤثر رنگ میں بیان کئے۔

دوسری تقریر مولوی محمد زہدی صاحب فضل کی۔ جو احمدیت کا مستقبل کے موضوع پر تھی۔ پہلے تو جناب مولوی صاحب موصوف نے آنحضرت کے زمانے میں صحابہ کرام کے بعض جذبہ فدائیت سے پُر واقعات سنائے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا ذکر کیا اور مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے احمدیت کے مستقبل کے متعلق بعض ایمان افروز اقتباسات پیش کر کے یہ بتایا کہ احمدیت کی کامیابی قطعی اور یقینی امر ہے۔

تیسری تقریر جناب کرتا اتماجا صاحب کی تعلیم و تربیت کے موضوع پر تھی آپ نے بتایا کہ جماعت کی آئندہ ترقی کے لئے نئی پود کی صحیح تربیت تبلیغ سے کم اہم نہیں۔ آپ نے اس پر زور دیا کہ والدین کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ ہمارے نوجوان بڑے ہو کر احمدیت کے معمار ثابت ہو سکیں

چوتھی تقریر جناب سکری برماوی صاحب کی "ہمارا امام" کے موضوع پر تھی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اوائل عمر، جوانی اور بڑھاپے کے حالات بیان کئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر حضرت امیر المومنین نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا۔ اس کا ذکر کیا۔ خلافت اولیٰ کے زمانے میں اور پھر خود خلافت کا بار اٹھانے کے بعد جو کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ ان کا اختصار سے ذکر کیا اس بڑھاپے اور ضعف میں حضور جس رنگ میں خدمات دین بجا لاتے ہیں۔ ان کا ذکر کر کے احباب کو تلقین کی کہ وہ بھی جوش عمل کا نمونہ پیش کریں۔ ان تقاریر کے بعد صدر صاحب جلسہ نے احباب کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا۔ سب سے قبل مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب نے احباب کو اپنی ذمہ واریوں کے متعلق توجہ دلائی۔ اس کے بعد بعض اور دوستوں نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ جوگجاکارتا کے نمائندہ نے یہ بتایا کہ ہم نے حال ہی میں جوگجا میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ ہماری مختصر سی جماعت نے خدا کے فضل سے اپنی طاقت سے بڑھ کر مسجد کے چندے میں حصہ لیا ہے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ اگلے سال کانفرنس کے موقعہ پر مسجد تیار ہو چکی ہو۔ گاروت کی کانفرنس کی کمیٹی کے صدر جناب یحییٰ صاحب نے احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جماعت نے دو ریزولیوشن پاس کئے۔ پہلا ریزولیوشن یہ تھا کہ یہ کانفرنس اپنے محبوب آقا کی خدمت میں عجز سے درخواست کرتی ہے۔ کہ حضور اپنی تشریف آوری سے اس ملک کو برکت بخشیں

دوسری قرارداد میں مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب کی بچی کی ناگہانی وفات پر غم کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد جناب راڈن ہدایت صاحب نے ایک دفعہ پھر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ دوستوں کو تحریک کی کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں جا کر جوش عمل پیدا کریں۔ آخر میں مکرم جناب شاہ صاحب نے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور کئی ایک ضروری اور مفید نصائح کیں۔

آخر میں جناب شاہ صاحب کی اقتدا میں اجتماعی دعا ہوئی۔ اس دعا کے موقعہ پر بھی احباب جماعت پر رقت کا عالم طاری تھا۔ خدا کرے کہ ہماری یہ رقت ہمارے سارے سال کے لئے قوت عمل بن کر آئندہ سال ہمیں زیادہ کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

دعا کے بعد ساڑھے گیارہ بجے شب ہماری جماعت کی کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ اس جگہ یہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر روز فجر کی نماز میں مختلف عنوانوں پر درس کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ درس باری باری۔ مکرم جناب مولوی زہدی صاحب۔ مکرم جناب مولوی محمد ایوب صاحب۔ اور مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب نے دئے۔ مکرم محمد ایوب صاحب نے تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے واقعات بیان کر کے دلنشین رنگ میں مستورات کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ بتایا۔ کہ جماعت کی ترقی کا بہت بڑا انحصار مستورات پر ہے۔

اعلان برائے امتحان کتاب کشتی نوح

زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ماہ ستمبر سنہ [illegible] کے آخری اتوار کو کتاب کشتی نوح کا امتحان ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال فرما دیں۔

اس وقت تک بہت کم تعداد میں امتحان دینے والی ممبرات کے نام موصول ہوئے ہیں اگر یہی رفتار رہی تو مجبوراً امتحان کی تاریخ تبدیل کرنا پڑے گی

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

از خورشید احمد صاحب منیر واقف زندگی مربی سلسلہ و تحقیم لاہور

(۵)

(۲) گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کے ایک عیسائی پادری پروفیسر ایچ۔ جی ولیم سن نے ایک کتاب "مسیح یا محمدؐ" کے عنوان سے لکھی ہے۔ جس میں اس نے مغربی افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے نقطۂ نگاہ سے جائزہ لیا ہے اور جماعت احمدیہ کے مجاہدین کی بدولت وہاں پر اسلام کو جو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں اپنی قوم کو ہوشیار کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آجکل ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائیگا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ ڈاکٹر پارنڈر کے قول کے مطابق نائیجیریا کے جنوبی علاقہ میں جہاں مشرکانہ عقائد دم توڑ رہے ہیں وہاں اسلام کے پیروؤں کو اکثریت حاصل ہو رہی ہے اور ان کی تعداد میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔

احمدیہ جماعت ہندوستان اور افریقہ کے علاقوں میں وسیع طور پر پھیل چکی ہے ان کے تبلیغی مراکز کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یورپ میں لنڈن۔ پیرس۔ میڈرڈ۔ ہیگ اور زیورچ میں ان کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح امریکہ میں شکاگو۔ پٹس برگ۔ بونس آئرز میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہیں بزہر موجہ کے مشرق میں ان کے تبلیغی مراکز عدن۔ ماریشس۔ طہران سنگاپور جاوا۔ سماٹرا میں موجود ہیں۔ یہ جماعت تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے دوسری جماعتوں سے ممتاز ہے ..... اس کی تمام قوتیں عیسائیت کو تباہ کرنے میں صرف ہو رہی ہیں۔ اور اس نے اپنی تنظیم کو جدید لائنوں پر ڈھال لیا ہے۔ ان کے مبلغین دنیا بھر میں جاتے ہیں جو علاوہ تعلیم یافتہ ہونے کے عیسائیت کا رد اور اپنے عقائد کو رواج دینے کے لئے ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہوتے ہیں۔

یہ تحریک نشر و اشاعت کے تمام جدید ذرائع کو بروئے کار لاتی ہے۔ اس کے اپنے پریس ہیں جہاں لٹریچر۔ اخبارات اور رسائل شائع ہوتے ہیں .... جابجا ان کے سکول قائم ہیں۔ جن میں ثانوی تعلیم کے سکول بھی شامل ہیں۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ایک طبقہ اس تحریک کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس تحریک کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں اور اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے اور اس کا حل تلاش کیا جائے ..... یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا؟"

(بحوالہ الفضل ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء)

دیگر تاثرات

جماعت احمدیہ کی دینی خدمات اور اشاعت اسلام کے مقدس جہاد کی بہت تعریف کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے۔ اس سب کا اس مضمون میں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ لیکن ذیل میں سعید روحوں کے لئے جو واقعی مذہب اسلام اور قیام شریعت کے لئے تڑپ رہی ہوں اور اس مقدس جہاد کی تنظیم میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ ان کی معلومات کے لئے چندایک مزید اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ مولانا ظفر علی مرحوم لکھتے ہیں:۔

"میری آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہیں کہ جو لوگ کینٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے وہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔"

(اخبار زمیندار)

(۲) ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم ۱۹۱۱ء میں علیگڑھ یونیورسٹی کے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان اسے ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(بحوالہ ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر مطبوعہ مرغوب ایجنسی ۱۹۱۹ء)

۳۔ "جس طرح ایک ساحل پر کھڑے ہوئے شخص کے لئے سمندر کی تہہ کا حال معلوم کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح عام ہندوؤں کے لئے احمدیوں کے تبلیغی جوش اور جدوجہد کا اندازہ کرنا مشکل ہے اس جماعت کے بانی کے قول کے مطابق اس جماعت کے وجود کا سب سے بڑا مقصد ہی تبلیغ ہے۔ یہ اپنے جنم دن سے لے کر اب تک نہایت ہی کارگر تدبیریں اور سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔"

(اخبار تیج دہلی)

۴۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کلکتہ یونیورسٹی کے پروفیسر ہیرا لال چوپڑہ ایم۔ اے کو جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کیا گیا تو انہوں نے اخبار "ہند" مورخہ ۳ جون ۱۹۵۶ء میں لکھا:۔

"قادیانی جماعت تبلیغ اسلام کے معاملہ میں دیگر فرقوں سے بہت پیش پیش ہے۔ افریقہ کے جنگلوں۔ انڈونیشیا کے ناواقف باسیوں۔ جنوبی امریکہ کے اصل باشندوں غرضیکہ دنیا کے ہر خطے میں اگر کوئی جماعت اسلام کے پیغام کو لے کر پہنچی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔"

(بحوالہ الفضل مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

۵۔ "ہندوستان میں فرقہ احمدیہ نے اکثر زبانوں میں اسلامی عقائد کو حشو و زوائد سے پاک کر کے اسلام کو اہل مذہب مسلمانوں اور غیر مسلم نقادوں کے سامنے پیش کیا .... یہ فرقہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے۔ اور مذہبی رسوم کا ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے ...... اسلام کو عقلی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے مدعی ہیں اور اس کے پیغام کو دنیا تک اور لوگوں میں پھیلانے کے لئے بے قرار نظر آتے ہیں۔"

(رسالہ ہمایوں لاہور)

۶۔ "ہم جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ سچا کام خدمت اسلام کا انجام دے رہی ہے۔ اور اس وقت ہندوستان میں کوئی جماعت اتنا اچھا اور ٹھوس کام نہیں کرتی کہ وہ ہر موقع پر مسلمانوں کو حفاظت اسلام اور بقائے اسلام کے لئے توجہ دلاتی رہی ہے۔"

(اخبار مشرق گورکھپور)

(باقی)

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء) کے دوران میں مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے زعماء کرام کی طرف سے تجاویز جلد دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا زیر دفعہ ۴۹ دستور اساسی مجلس انصار اللہ۔ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کر کے مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کر سکے۔

قائمقام قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے محمد ظفر اقبال ہاشمی ساکن چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کا نکاح بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر سیّدہ قیصرہ تنویر بنت سید نذیر احمد شاہ صاحب بخاری ساکن سبداں والی تحصیل ضلع سیالکوٹ کے ساتھ محترم محمود احمد صاحب ہاشمی ایڈووکیٹ لاہور نے سید محمد اسلم شاہ بخاری کے مکان پر سیالکوٹ میں مورخہ ۱۲-۹-۵۸ کو پڑھا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین

سید علی ہاشمی ساکن چہور ۱۱۷ ضلع سیالکوٹ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف تین چار ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں محض پندرہ فیصدی ہے۔ اس وقت تک تو اس چندہ کی نصف رقم وصول ہوجانی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ چندہ مئی سے لیکر دسمبر تک آٹھ مہینوں میں پورا وصول ہوجانا چاہیئے تا جلسہ سالانہ کا خرچ اسی چندہ کی آمد سے ادا ہوجاوے۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نصف وصولی ہو بھی چکی ہے۔ بلکہ بعض جماعتیں تو اس چندہ کا سال بھر کا بجٹ پورا کرچکی ہیں۔ دوسری تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے شروع کردیں۔ اب مزید التوا کی گنجائش نہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

فسٹ ایڈ ٹریننگ کلاس

شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں فسٹ ایڈ ٹریننگ کلاس جاری کروا رہا ہے۔ ربوہ کے جو خدام باقاعدگی سے اس کلاس میں شامل ہوکر کام سیکھنا چاہتے ہوں وہ اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں۔ (مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے لئے اخراجات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بیرونی عہدہ داران مرکز کی امداد اس طرح کرسکتے ہیں کہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر رکن مجلس سے بارہ آنے فی کس کے حساب سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کرکے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات بروقت اور سہولت سے ہوسکیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

واقفین زندگی طلباء

مورخہ ۲۷/۹ بوقت سات بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید میں ذیل کے واقفین زندگی کا انٹرویو ہو رہا ہے۔ بوقت مقررہ پر تشریف لادیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

۱۔ محمود احمد صاحب ولد چوہدری منظور حسین صاحب چک نمبر ۱۱ جھور ضلع شیخوپورہ۔
۲۔ زرتشت منیر احمد صاحب ابن ملک بشیر احمد صاحب محلہ دارالصدر ربوہ۔
۳۔ عبد السمیع صاحب طاہر ابن غلام رسول صاحب مددگار کارکن نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔
۴۔ راجہ نصیر احمد صاحب c/o ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی ربوہ۔
۵۔ رشید محمد صاحب سیفی ولد چوہدری غلام محمد صاحب میل اورسیر ربوہ۔
۶۔ عبد الرفیق صاحب ابن احمد الدین صاحب مددگار کارکن آر میکیو ربوہ۔
۷۔ بشیر احمد صاحب ولد ظہور الدین صاحب تو گڑی ضلع گوجرانوالہ۔
۸۔ عبد الحفیظ صاحب کھوکھر محلہ بخشے والا فتح دین سٹریٹ گوجرانوالہ شہر۔
۹۔ منیر احمد صاحب ابن محمد الدین صاحب ریڈیو والہ محلہ دار النصر ربوہ۔
۱۰۔ عزیز محمد صاحب اظہر بلاک ۲ مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخان۔
۱۱۔ مرزا اختر بیگ صاحب افضل ابن مرزا محمد احسن بیگ صاحب سٹور کیپر ہیڈ سلیمانکی۔

سیلاب زدہ جماعتوں کے چندوں کی کمی دوسری جماعتیں پوری کریں

بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ان کی فصلیں سیلاب کے باعث یا ہندوستان کی طرف سے پانی بند ہونے کی وجہ سے خراب ہوگئی ہیں۔ اور اس لئے وہ اپنے بجٹ پورے نہیں کرسکیں گی۔ اس لئے اس سال کے مجوزہ اخراجات پورے کرنے کے لئے ان جماعتوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس ابتلاء سے محفوظ رکھا ہے۔ چندہ کی وصولی کے لئے زیادہ توجہ اور محنت سے کام کرنا چاہیئے۔ میری رائے میں اس غرض کے لئے شرح چندہ میں کسی قسم کی ازدیادی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ سیلاب وغیرہ سے متاثر ہونے والی جماعتوں کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ لیکن اس امر کی شدید ضرورت ہے۔ کہ دوسری تمام جماعتیں نہ صرف اس سال کے بجٹ کی پوری پوری وصولی کے لئے کوشش کریں۔ بلکہ سابقہ سالوں کے بقایاجات کی وصولی کے لئے بھی زیادہ زور دیں۔ بقایاجات کی وصولی تو یوں بھی ضروری اور لازمی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر فرمایا تھا۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کرکے آؤ۔"

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ چندہ دینے کے لحاظ سے بھی۔ چندہ جمع کرنے کے لحاظ سے بھی اور چندہ جمع کرنے کا انتظام کرنے کے لحاظ سے بھی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان

ٹنڈر برائے جلسہ سالانہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات دئے جاویں گے۔ ضرورت مند احباب ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تک سربمہر ٹنڈر بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نوٹ:۔ یہ ضروری نہ ہوگا کہ کم نرخ دینے والے ہی کو ٹھیکہ دیا جاوے۔

۱۔ ٹھیکہ نانبائیاں
۲۔ ٹھیکہ باورچیاں
۳۔ ٹھیکہ گوشت گائے
۴۔ ٹھیکہ گوشت بکرا
۵۔ ٹھیکہ بہشتیاں
۶۔ ٹھیکہ گیس سپلائی
۷۔ ٹھیکہ پیڑے کروائی و آٹا گندھائی
۸۔ ٹھیکہ صفائی
۹۔ ٹھیکہ بجلی

افسر جلسہ سالانہ

اعلان دار القضاء

حصہ داران اراضی اسلام پور اسٹیٹ سندھ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ کس کس دوست نے کتنی کتنی رقم برائے خرید اراضی مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو دی ہوئی ہے۔ مورخہ ۵/۱۰ کو بوقت ۹ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں مولوی تاج الدین صاحب اور مکرم مولوی غلام مہدی صاحب سماعت کریں گے۔ جو دوست اس غرض کے لئے آنا ضروری سمجھیں۔ وہ تشریف لاسکتے ہیں۔ ثبوت و رسید وغیرہ ہمراہ لائیں۔ جس دوست کی جو رقم چوہدری صاحب موصوف کو تسلیم ہوگی۔ اسی کا فیصلہ کردیا جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

روس — عہد شکنیوں اور عہد خلافیوں کا مرقع

"ریڈرز ڈائجسٹ" کے سینئر ایڈیٹر مسٹر یوجین لیونز کے قلم سے
— منقول از نوائے وقت —

آزاد دنیا اور کمیونسٹ ممالک کے درمیان کشیدگی دور کرنے کے سلسلے میں روس کے حتمی وعدے اور قطعی عہد پر آزاد ممالک کہاں تک اعتبار کر سکتے ہیں؟ یہ وہ سوال ہے جو آج کے بین الاقوامی مسائل کا ذیب عنوان ہے۔ اس سوال کا واحد جواب یہ ہے کہ ماضی قریب کی تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھا جائے کہ روس نے اپنے عہد و پیمان کا کہاں تک ایفا کیا ہے۔ اور ان کے احترام کا شرف کس طرح حاصل کیا ہے

یہ بات تو شاید ابھی کسی کو بھی بھولی نہ ہوگی کہ ۱۹۵۵ء میں اعلیٰ سربراہوں کی کانفرنس کے فیصلوں کا روسیوں نے کیا حشر کیا تھا۔ یہ تین ہی سال ادھر کی بات ہے کہ جولائی ۱۹۵۵ء میں صدر آئزن ہاور جس کانفرنس کے لئے جنیوا گئے تھے، اس سے آزاد دنیا نے بڑی توقعات وابستہ کی تھیں، اس وقت برطانوی وزیر خزانہ نے کہا تھا۔ روسیوں سے اس بات چیت کی اطلاع سے بین الاقوامی فضاؤں کو گویا تپتی جھلستی دھوپ کے بعد گھنیری چھاؤں کی خنکیوں نے اپنی آغوش میں لے کر سکون بخش دیا ہو یہ کانفرنس مسکراہٹوں قہقہوں اور خندہ پیشانیوں کے ماحول میں ختم ہوئی اور سربراہوں نے اپنے وزرائے خارجہ کے لئے یہ ہدایت کی کہ وہ تین ماہ بعد اسی شہر میں جمع ہوں اور یہ کام کر کے اٹھیں۔

۱۔ جرمنی کا مسئلہ حل کریں اور آزادانہ انتخاب کے ذریعے جرمنی کے از سر نو اتحاد کے لئے طریق کار مرتب کریں۔

۲۔ اقوام متحدہ کے کمیشن کے لئے ایسا نظام کار طے کریں جس کے تحت ہر قسم کی اسلحہ بندی اور مسلح افواج پر مکمل کنٹرول قائم کیا جا سکے۔

۳۔ آہنی پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ اور کمیونسٹ اور مغربی ممالک کے لوگ آپس میں آزادانہ میل ملاقات رکھیں گے۔

پروگرام کے مطابق وزرائے خارجہ کی کانفرنس تو ہوئی۔ لیکن حیرت! کہ طویل حبس اور تابش کے بعد جس خنکی اور گھنیری چھاؤں کی آس لگائی گئی تھی۔ اس پر روسی وزیر خارجہ مولوٹوف کے شعلہ بار لبوں کی جنبش نے پھر اتہام۔ اور ارتعاش پیدا کر دیا۔ اس نے آزادانہ میل جول کی تجویز کو یہ کہکر دھتکار دیا کہ "اس طریقے سے روس میں غیر ملکی جاسوس بھیجنے مقصود ہیں" روسی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے ادارہ تخفیف اسلحہ کو مورد تشنیع بنانے سے گریز نہیں کیا۔ اور جرمنی کے سوال پر کوئی بات ہی کرنے سے انکار کر دیا۔ اعلیٰ سربراہوں کے حتمی فیصلوں کی تعمیل روس نے اس طرح کی تھی۔

اب آئیے، روس کے دوسرے معاہدوں سمجھوتوں اور وعدوں کا ایک سرسری جائزہ لیں۔ سلطنت زار کے زوال کے بعد اس سلطنت کے بہت بڑے غیر روسی علاقوں یوکرین اور جارجیا کو جو بحیرہ اسود اور بحر خضر کے درمیان واقع ہیں۔ آزاد ممالک تسلیم کرنے کا اعلان ماسکو نے ۱۹۲۰ء میں کیا۔

اس "عہد" کا حشر یہ ہوا کہ ٹھیک ایک سال بعد یعنی ۱۹۲۱ء میں روسی فوج نے جارجیا پر ہلہ بول دیا۔ اس کی جمہوری حکومت کا تیا پانچہ کر دیا اور جبر و تشدد کا ایک ایسا ہولناک باب کھولا کہ ہزارہا افراد کو چن چن کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ۱۹۲۲ء میں روس نے پوری فوجی قوت سے یوکرین پر چڑھائی کر دی، اور اسے تباہ کر کے رکھ دیا، اس کے بعد ان دونوں وسیع و عریض آزاد ممالک کو روسی مملکت میں بجبراً شامل کر لیا گیا۔

اس کے کچھ ہی عرصہ بعد کی بات ہے کہ برطانیہ نے حکومت روس کو تسلیم کیا، تو کریملن کے فرمانرواؤں نے برطانیہ سے پختہ عہد کیا کہ روس ایران افغانستان اور ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف کوئی پروپیگنڈا نہیں کرے گا۔ نیز برطانیہ کے جن ماہی گیر جہازوں کو روس نے پکڑ رکھا ہے انہیں چھوڑ دیگا۔ اس عہد کی تکمیل اس طرح ہوئی کہ ماہی گیر جہاز چھوڑے نہ گئے اور مذکورہ ممالک میں برطانیہ کے خلاف پراپیگنڈا پہلے سے کہیں تیز کر دیا گیا۔ ۱۹۲۷ء میں برطانیہ نے انہی وجوہ کی بناء پر روس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے۔

چین نے ۱۹۲۴ء میں حکومت روس کو تسلیم کر لیا، تو روس نے اس کے جواب میں بیرونی منگولیا سے فوجیں نکالنے کا عہد کیا۔ لیکن یہ عہد کبھی شرمندۂ ایفا نہ ہو سکا۔

روسیوں نے اس علاقے پر تصرف جاری رکھا۔ اور ۱۹۳۶ء میں منگولیا میں کٹھ پتلی حکومت قائم کر کے دم لیا

۲۲ ستمبر ۱۹۲۸ء کو روس نے ایک پیکٹ کے ذریعے جنگ پر لعنت بھیجی، اور اگلی ہی گرمیوں میں منچوریا پر حملہ کر کے چین کی مشرقی ریلوے کو اپنے تصرف میں لے لیا ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۷ء تک کے عرصے میں روس نے دس لڑائی نہ کرنے کے قومی معاہدے کئے۔ جن سے پہلا معاہدہ ترکیہ کے ساتھ تھا اور آخری جمہوری چین کے ساتھ۔ ان میں سے ہر معاہدہ میں روس کی امن پسندی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا تھا۔ ان میں سے تین معاہدے تو لٹویا لتھوینیا اور اسٹونیا کے لئے قہر و ظلم کے سیلاب بن کر آئے۔ جب روس نے ان تینوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ پولینڈ سے بھی روسی معاہدہ کا حشر کچھ اس سے کم نہیں تھا۔ کیونکہ اسے روس نے اپنا کٹھ پتلی بنا ڈالا تھا۔ باقی کے دو معاہدے افغانستان اور فن لینڈ کے ساتھ تھے اور ان معاہدوں کا احترام اس طرح ہوا کہ ان دونوں کو روسی مطالبوں سے مجبور ہو کر اپنے اپنے ملک کے کئی علاقے روس کے حوالے کر دینے پڑے۔ چین سے معاہدہ روس کو وہاں کے کمیونسٹوں کی مخالفانہ سرگرمیوں کے لئے شہ دینے سے باز نہیں رکھ سکا۔ ان سارے معاہدوں میں سے اگر کوئی بچ سکا۔ تو صرف ترکیہ تھا اور وہ بھی صرف اس لئے کہ ترکیہ نے مردان جری کی طرح روسی جبر و تعدی کو للکارا پھر روس کو اس کے عزم و ہمت سے مقابل آنے کا یارا نہ ہو سکا۔

۱۹۳۶ء میں سپین میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو روس نے دوسرے ممالک کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ وہ اس میں کوئی دخل نہیں دے گا۔ اس کے باوجود اس نے خانہ جنگی کے ایک فریق کو اسلحہ بھی دئیے اور سامان بھی پہنچایا۔ اس کے بعد سپینی کمیونسٹوں کی وساطت سے اس فریق کو پوری طرح اپنے کنٹرول میں لے لیا۔

روس طویل عرصہ تک انجمن اقوام (لیگ آف نیشنز) کا بائیکاٹ رکھنے کے بعد ۱۹۳۴ء میں اس کا رکن بن گیا اور اس کے اس منشور پر دستخط کئے جن میں کہا گیا تھا کہ کوئی رکن جنگ نہیں کرے گا۔ اور معاہدوں کی پوری نگہداشت کیا کرے گا لیکن اس عہد کے بعد ہی سٹالین نے ہٹلر سے وہ مشہور پیکٹ کر لیا جس کی ایک خفیہ دفعہ کے تحت یورپ کے چھ ممالک کو آزادی اور علاقائی سالمیت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں پہلی کارروائی یہ تھی کہ روس نے نومبر ۱۹۳۹ء میں فن لینڈ پر دھاوا بول دیا۔ اسی بناء پر اسے انجمن اقوام سے نکال دیا گیا۔

لٹویا۔ لتھوینیا اور اسٹونیا تین ممالک پر روسی تصرف کی داستان بجائے خود ایک اندوہناک باب اور روسی "ایفائے عہد" کا مثالیہ ہے۔ لتھوینیا نے پہلی عالمگیر جنگ میں روس کی غلامی سے آزادی حاصل کی تھی۔ ۱۹۲۰ء میں اس ملک سے جو معاہدہ ہوا اس میں روس نے اس ملک پر سے ہر قسم کے خود مختار حقوق ترک کر دینے کا اعلان کیا۔ ۱۹۲۶ء میں دونوں ملکوں کے درمیان جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں اور بعد میں ۱۹۳۴ء میں اس معاہدے کی تجدید کی گئی

. . . . اور ایک کنونشن کے ذریعہ "جارحانہ اقدام" کی واضح تعریف پیش کر کے اس معاہدہ کو تقویت دی گئی۔ ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو روس نے پبلک طور پر یقین دلایا کہ وہ لتھوینیا اور دوسرے بلقانی ممالک کی آزادی اور سالمیت . . .

. . . . بلکہ ان کے سیاسی و سماجی اور اقتصادی نظام کی آزادی کا بھی احترام کرے گا۔ تب تک کسی بھی بڑے ملک نے اپنے چھوٹے سے ہمسایہ ملک کے گرد کاغذی دفاع کی ایسی بڑی حصار قائم نہ کی ہوگی؟ (باقی)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل مینجر)

وسط نومبر تک انتخاب کی تاریخ مقرر نہ کی گئی تو لیگ نافرمانی کریگی

پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خاں کا اعلان

فاروق آباد ۱۹ ستمبر پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خان نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ مسلم لیگ نیشنل گارڈز پر پابندی عائد کرنے سے باز رہے۔ آپ نے کہا مسلم لیگ نیشنل گارڈز ایک پر امن تنظیم ہے اور اس نے کبھی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔

آپ نے کہا مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے خلاف اقدام کی وجہ یہ ہے کہ حکومت مسلم لیگ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خوف زدہ ہو گئی ہے۔

خان عبدالقیوم نے کل رات یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا مسلم لیگ ری پبلکن عوامی لیگ حکومت کی پالیسیوں کی اس لئے مخالف ہے کہ اسے یقین ہے کہ ان پالیسیوں سے ملک کی آزادی اور سالمیت پر آنچ آئے گی۔ آپ نے کشمیر نہری پانی کے تنازعات اور مشرقی پاکستان میں سرحدی حادثات کے متعلق حکومت کی کمزور پالیسی پر نکتہ چینی کی آپ نے کہا اس وقت سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ حکومت تبدیل کر دی جائے اور یہ تبدیلی آئینی اور جمہوری طور پر ہونی چاہئیے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فروری تک عام انتخابات کرادے اور وسط نومبر سے قبل انتخابات کی تاریخ کا اعلان کرے۔ ایسا نہ کیا گیا تو مسلم لیگ سول نافرمانی کی تحریک شروع کرے گی۔

فہرست رائے دہندگان کی تصحیح کا حکم

لاہور ۲۰ ستمبر۔ انتخابی کمیشن نے ضلع ملتان کے مال افسر اور رجسٹریشن افسر کو ہدایت کی ہے کہ وہ تحصیل ملتان کے مواضعات مظفر آباد مشمول کالونی ٹیکسٹائل ملز ایریا جھنڈا پور۔ جانگلے بھیرہ۔ دنیا مسعود پور اور ککھی لال جیارائے دہندگان کی فہرست کی گھر گھر جاکر پڑتال کریں۔ فہرست میں سے بوگس رائے دہندگان کے نام خارج کریں اور جن اصلی رائے دہندگان کا ابھی تک اندراج نہیں ہوا ان کے نام فہرست میں شامل کریں یہ امر قابل ذکر ہے کہ الیکشن کمیشن کو کچھ عرصہ قبل اس مضمون کی شکایت موصول ہوئی تھی کہ ان مواضعات سے متعلقہ رائے دہندگان کی فہرست میں بے شمار جعلی ووٹروں کا اندراج کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں تحقیقات کا حکم دیا گیا تو شکایت بہت حد تک صحیح پائی گئی۔

سرکاری وکیل کا عہدہ غیر نفع بخش ہے

کراچی ۲۰ ستمبر۔ کل ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے۔ جس کے تحت اس قانون کو ۳۰ مارچ ۵۶ء سے نافذ سمجھا جائیگا جس کے مطابق سرکاری وکیلوں کے عہدوں کو غیر نفع بخش قرار دیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ یہ عہدے قبول کرنے والے وکیل قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلیوں کی رکنیت کے لئے نااہل قرار دیئے جا سکتے۔ یہ قانون قومی اسمبلی نے اپنے حالیہ اجلاس میں منظور کیا تھا اور صدر مملکت نے کل ہی اس کی منظوری دی ہے۔ چنانچہ کل اسے غیر معمولی گزٹ میں شائع کر دیا گیا ہے۔

کل صدر مملکت نے آرڈیننس جاری کیا ہے اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ اسی قانون کو ۲۳ مارچ ۵۶ء سے نافذ سمجھا جائیگا۔ کل گزٹ میں جو اعلان کیا گیا ہے اس کے مطابق یہ قانون ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء تک نافذ رہیگا۔

مشرقی پاکستان اور آسام کی سرحد بندی

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ سرحدوں سے متعلق نون نہرو معاہدہ کے مطابق مشرقی پاکستان اور بھارت کے صوبے آسام کی مشترک سرحد کے تعین کے لئے ۲۶ سے ۲۹ ستمبر تک شیلانگ میں دونوں ملکوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس وقت تک ان دونوں صوبوں کی صرف دو سو میل مشترک سرحد متعین کی جا چکی ہے۔ ابھی ساڑھے چار سو میل لمبی سرحد کے تعین کا کام باقی ہے۔ یہ علاقہ ندی نالوں اور دریاؤں سے بھرا پڑا ہے۔

توپ خانے کی مشقیں

لاہور ۲۰ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان نے ۲۵ اکتوبر تک چکوال۔ کرنالہ۔ شہباز پور پسرور۔ شاہدرہ۔ لائلپور۔ جنڈ ضلع جھنگ اور شاہ پور۔ خوشاب کے قریب توپ خانے کی مشقوں کی اجازت دیدی ہے۔

"کوئی امیدوار ووٹروں کو سواری بھی مہیا نہیں کر سکیگا"

کوئٹہ میں الیکشن کمیشن کے ترجمان کا بیان

کوئٹہ ۲۰ ستمبر انتخابی کمیشن کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اگر آئندہ عام انتخابات میں کسی امیدوار نے ووٹروں کے لئے سواری بھی بہم پہنچائی تو اس کا انتخاب ناجائز قرار دے دیا جائے گا۔ ترجمان نے کہا کہ انتخابی کمیشن نے انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ بنانے کے لئے جن احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان میں یہ بھی شامل ہے آپ نے کہا کہ سارے ملک میں ایک ہی دن انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور پولنگ کے فوراً بعد گنتی شروع کر دی جائے گی۔

ترجمان نے کہا کہ ووٹروں کے لئے ایسے بکس تیار کئے جائیں گے۔ جنہیں صرف گنتی کے وقت کھولا جا سکے۔ اس سے پیشتر ان کو کھولنا ناممکن ہوگا۔ سرکاری ملازم کسی طرح بھی اپنا اثر و رسوخ استعمال نہیں کر سکینگے ان کے لئے کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ وہ کسی امیدوار کی مخالفت بھی نہیں کر سکیں گے۔ ان کیلئے یہ بتانا بھی ناممکن کر دیا جائے گا کہ انہوں نے کسی امیدوار کے حق میں ووٹ دیا ہے یا کس امیدوار کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں۔ اگر کسی سرکاری افسر نے ان قاعدوں کی خلاف ورزی کی تو اسے سزا دی جائیگی۔

مشرقی پاکستان میں سیلابوں کی روک تھام

ڈھاکہ ۲۰ ستمبر مشرقی پاکستان میں سیلابوں کی روک تھام کے سلسلے میں تھوڑی مدت کی بارہ سکیمیں شروع کی گئی تھیں جو قریب تکمیل ہیں۔ ان سکیموں پر دس کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے۔ پانچ نئی سکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ جنہیں مرکز کی منظوری کے لئے پیش کر دیا گیا ہے۔ ان پر پانچ کروڑ روپیہ صرف ہونیکا اندازہ ہے۔ ان سکیموں کے مطابق پشتے تعمیر کئے جائیں گے۔ دریاؤں کی گذرگاہ گہری کی جائیگی اور بعض مقامات میں نہریں کھودی جائیں گی۔

لنکا کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

کولمبو ۲۰ ستمبر۔ لنکا کے وزیراعظم مسٹر بندرانائکے نے پارلیمنٹ میں انکشاف کیا کہ حال ہی میں جب کولمبو میں لسانی جھگڑے شروع ہوئے تھے تو بعض حلقوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی تھی لیکن حکومت نے اس سازش کو ناکام بنا دیا۔ آپ نے کہا میں عنقریب ایوان میں ان حلقوں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالوں گا۔

رسالہ الفرقان کا "عیسائیت نمبر"

مضمون نگار حضرات فوری توجہ فرمائیں

انشاء اللہ العزیز ماہ اکتوبر کے اوائل میں رسالہ الفرقان کا عیسائیت نمبر شائع ہوگا اہل قلم حضرات اپنے مضامین جلد ارسال فرما دیں۔ رسالہ کی کتابت شروع ہو رہی ہے۔

نوٹ:۔ کراچی کے تانگہ کے حادثہ کی وجہ سے یہ نمبر پانچ اکتوبر کی بجائے پندرہ اکتوبر کو شائع ہوگا انشاء اللہ۔

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

ایڈیٹر الفرقان ربوہ